فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن

(تحریر: محترمہ صفیہ بشیر سامی صاحبہ)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن۔ (الرحمٰن:14)

(ترجمہ) پس اے جن و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کروگے۔

جانے سے پہلے اِک بار پھر!

زندگی دینے والے ربّ کی احسان مند ہوں جس نے مجھے یہ زندگی دی اور اس لیئبھی کہ زندگی کے اس آخری پڑاؤ میں بھی میرے حواس بالکل درست کام کر رہے ہیں۔ یہ میرے ربّ کا مجھ پر بہت بڑا احسان ہے۔ مجھ پر لازم ہے کہ میں ہر سانس کے ساتھ کہتی رہوں:۔

لَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِّعَمَتِكَ نُکَذِّبُ یَا رَبَّنَا فَلَكَ الْحَمْدُ

اے ہمارے رب، ہم تیری کسی بھی نعمت کی تکذیب نہیں کرتے، پس تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ (سنن الترمذی والصحیحہ للالبانی)

الحمدللہ! میں ایک بہت ہی پیارے نیک دیندار خوش بخت والدین کی اولاد ہوں اس میں میرا کوئی دخل نہیں اللہ پاک کی خاص رحمت اور کرم ہے کہ میں مسلمان احمدی گھرانے میں پیدا ہوئی اور والدین نے خاص طور پر میری ماں نے اپنی بساط کے مطابق ہم چاروں بہنوں اور ایک بھائی کی تربیت کی اور ہمیں اس زمانہ میں عزت و وقار سے جینے کے گُر سکھائے بہت ہی پیار کرنے والی بہنیں اور سب سے چھوٹا محبت کرنے والا اور پیار لینے اور دینے والا بھائی دیا۔ الحمدللہ۔ نہ صرف بہنوں اور بھائی کے محبت بھرے رشتے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے اُن سب کے بچوں سے بھی مجھے ہمیشہ پیار اور محبت ملی مَیں نے بھی دل سے اُن کے ساتھ پیار کیا اور مزید ارطریقے سے یہ رشتے نبھائے دل سے سب کے لئے دعائیں ہیں اللہ سب کو ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

اِن سب نعمتوں کا شکرادا کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ دل سے یہی کہنا چاہوں گی کہ: ''مَیں اپنے ربّ کی تمام نعمتوں کا شکرادا کرتی ہوں''۔

اللہ تعالیٰ نے بے پناہ پیار کرنے والے رشتے دیئے چاہے وہ میری والدہ محترمہ کے خاندان سے ہوں یا میرے ابا جان کی طرف سے ہوں الحمدللہ جو بھی ملا جب بھی ملا بہت عزت اور بیبہا خلوص اور پیار محبت سے باوقار انداز سے ملا۔ شادی سے پہلے ماموں زاد، خالہ زاد، یا چچا تایازاد سب بہن بھائیوں کے ساتھ محبت بھرے رشتے رہے الحمدللہ آج بھی ہم میں سے جو سلامت ہیں اُسی محبت اور پیار کا تعلق ہے چاہے وہ کسی بھی ملک میں آباد ہوں۔ اور جو اس دنیا سے چلے گئے وہ بھی اپنی محبتوں اور دعاؤں کے ساتھ گئے ہیں۔ الحمدللہ۔۔۔

ہے نہ کتنی بڑی نعمت۔

میں اللہ کی تمام نعمتوں کا شکرادا کرتی ہوں۔

جہاں بھی رہے اللہ پاک نے ایسے ہمسائے دیے جن کے لئے بے اختیار کہنا پڑتا ہے کہ "ہمسائے ماں پیو جائے" بالکل ایک گھر کی طرح رہتے کس کے گھر کیا پکایا گیا سب کو علم ہوتا بلکہ ہر روز ایک ایک پلیٹ دیوار سے آر پار ہوتی۔ کھانے میں محبتیں بانٹی جاتیں۔ درمیانی دیوار پر ایک چھوٹی سی اینٹ رکھی رہتی جو گھنٹی کا کام کرتی جب بھی جس طرف سے وہ اینٹ دیوار پر گھنٹی کی طرح بجتی تو اُسی طرف یا کوئی چیز دی جاتی یا مانگی جاتی غرض گھر سب الگ الگ تھے لیکن دل ساتھ ساتھ رہتے۔ ہمارے ابا جان افریقہ میں رہتے تھے بھائی چھوٹا تھا اس لئے پردے کا مسئلہ نہیں ہوتا تھا ہمارے دونوں طرف کے ہمسائے بے تکلف ہمارے گھر آجاتے۔ وہ یوں بھی ہمارا خیال رکھتے کہ ہمارے گھر کون آیا اور کیوں آیا ہماری اُمی جان سے اکثر پوچھا جاتا جس کا جواب ہماری اُمی جان دیتی تھیں کہ یہ ہمارا فلاں رشتہ دار ہے کبھی پوچھنے پر ہماری اُمی نے بُرا نہیں منایا کہ آپ کون ہوتے ہیں پوچھنے والے۔ ہمارے ایک طرف مکرم چودھری غلام حسین اوورسیئر کا خاندان رہتا تھا جن کے چھ بیٹے تھے اور بچوں کی والدہ اور بہن وفات پا چکی تھیں۔ سب بچے کم عمر تھے اس لئے ہماری اُمی نے اُن بچوں کو ماں

کی طرح ہی پیار دیا وہ ہر وقت ہمارے گھر آسکتے تھے ان کے بڑے بیٹے کی شادی ہوئی کچھ عرصہ بعد وہ لندن چلے گئے اُن کی بیوی بشریٰ بھی چھ سال بعد لندن اپنے شوہر کے پاس چلی گئیں اس وقت تک جب تک کہ دوسرے بیٹے رشید کی شادی نہیں ہوئی تھی اُس گھر میں عورت کا وجود بہت کم ہی رہا خالو جی غلام حسین صاحب شائد ملتان میں کہیں کام کرتے تھے وہ اپنے تیسرے نمبر کے بیٹے مجید (جو کہ وہ بھی آزادی سے ہمارے گھر آ جاتا تھا) کو بھی ساتھ لے گئے۔ جب مجید اپنے والد صاحب سے واپس ربوہ آیا تو ہمیں نہیں علم تھا کہ وہ واپس آ گیا ہے۔ (اللہ اُس کے درجات بلند فرمائے) ہمارا دروازہ کھٹکھٹایا گیا میں نے پوچھا کون ہے تو بولا آپا میں مجید ہوں میں نے کہا تو پھر اندر آ جاؤ بولا نہیں آپا اب میں اٹھارہ (18) سال کا ہو گیا ہوں آپ مجھ سے پردہ کریں میں اب آپ کے گھر نہیں آیا کروں گا۔ حیرانی تو ہوئی لیکن اُس بچہ کی عزت آج تک میرے ہی نہیں بلکہ ہم سب کے دلوں میں رہی اُس نے کہا اب آپ کے گھر میرا آنا مناسب نہیں ہے۔ کہاں ملتی ہیں ایسی محبتیں اور عزتیں جو اللہ نے ہمارے نصیب میں رکھی ہوئی تھیں۔ الحمدللہ۔

میں اپنے ربّ کی تمام نعمتوں کا شکر ادا کرتی ہوں۔

ہمارے گھر کے دوسری طرف رہنے والے خالو جی شیخ محمد عبداللہ صاحب (مرحوم) بھی اگر کوئی انجان ہمارا دروازہ کھٹکھٹا تا تو اُن سے پوچھ لیتے کہ آپ کون ہیں؟ اور کس کو ملنا ہے۔ ہماری اُمی جان نے کبھی بُرا نہیں منایا بلکہ خوش ہوتیں کہ ہم کتنے محفوظ ہیں۔ اسی طرح محترمہ خالہ جی سائرہ بیگم شیخ عبداللہ صاحب بھی بہت مہربان تھیں۔ یہ لوگ زمیندار تھے اِن کے ہاں گندم، چاول وغیرہ اِن کی زمینوں سے آتی تو ہمارا ہمیشہ خیال رکھا جاتا اور ہماری اُمی جان اِن سے سال بھر کا اکٹھا راشن لے لیتیں اور ہمارا پورا سال آرام سے گزر جاتا۔ بھینس وغیرہ بھی گھر میں ہوتی تو دودھ کا بھی بہت آرام تھا خالص اُسی وقت تازہ تازہ دودھ ہمیں مل جاتا اسی طرح گھی بھی گھر کا ہی ہوتا اُن کی بیٹیوں سے محبت بھرا سلوک تھا۔ ہمارے گھروں کی اکثر دیواریں کچی مٹی کی ٹوٹی رہتیں اور ایک دوسرے کے گھر جانے آنے کی آسانی رہتی۔ اکثر گرمیوں کے دنوں میں چوروں سے بہت ڈر لگتا تھا بلی بھی دیوار سے چھلانگ لگاتی تو لگتا چور ہے اور ہم سب مل کر چور چور کا شور مچاتے بعد میں ڈر اور شرمندگی ہمارے چہروں پر ہوتی۔ کیا محبت بھرے دن تھے۔ بس یہ ہی کہہ سکتی ہوں کہ:۔ میں اپنے ربّ کی تمام نعمتوں کا شکر ادا کرتی ہوں۔

ہم سب بہنیں بھی چڑیاں دا چنبا ہو گئیں۔ اپنے والدین کی دعاؤں سے اچھے گھروں میں گئیں۔ میں شادی ہو کر پشاور گئی میرا اپنے سُسرال میں کھلی بانہوں سے استقبال کیا گیا۔ اللہ نے بہت پیار محبت کرنے والا سُسرال دیا۔ ایک ہی نند تھی جس کے ساتھ اُس کی زندگی کی آخری سانس تک بہنوں والا پیار رہا۔ الحمدللہ تمام سُسرالی رشتے جب تک سلامت رہے محبت اور پیار سے ملے اُن کی زندگیوں کے بعد اُن کی سب اولادیں میرے ساتھ اُسی گرم جوشی اور محبت سے ملتے ہیں اور میری عزت کرتے ہیں اور میں بھی الحمدللہ! اُن سب بچوں سے دلی محبت اور پیار کرتی ہوں۔ سات سال کے بعد لندن کو گھر بنا لیا جو کہ مستقل گھر بن چکا ہے۔ میرے والدین بھی لندن میں ہی تشریف فرما تھے۔ مَیں ایک معمولی سی گھریلو لڑکی تھی دنیاوی' دینی کوئی قابلیت نہ تھی۔ لیکن اللہ پاک نے مجھے ایک بہت قابل پڑھا لکھا، ادیب عالم، منشی فاضل، گریجوایٹ اور ایم اے اردو، خوش اخلاق، بردبار خاموش ملنسار طبیعت کا مالک شوہر دیا۔ جس نے بن بتائے میری تربیت کی اور اچھی زندگی گزارنے کے گُر سکھائے الحمدللہ۔ سامی صاحب نے نہ صرف میری بلکہ میرے والدین بہنوں اور بھائی کے ساتھ بھی بے حد پیار بھرا سلوک روا رکھا۔ الحمدللہ۔

ماشاء اللہ ہمارے پانچ بچے ہوئے سامی صاحب نے چار بچوں کی شادیاں کیں بچوں کے بچے دیکھے پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں دیکھے اُن کو پیار کیا اور اُن بچوں سے بھرپور پیار پایا۔

مَیں اللہ پاک کی تمام نعمتوں کا شکر ادا کرتی۔

یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ زندگی پھولوں کی سیج ہے اور زندگی میں کوئی مشکل نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے جہاں اللہ پاک کی ہم ہزاروں نعمتوں کے شکرگزار ہیں وہیں اللہ پاک ہماری آزمائش بھی کرتا ہے سامی صاحب کی وفات کے بعد ایسے ہی میری زندگی میں بھی بہت مشکلات آئیں۔ ٹوٹی بکھری اور سنبھلی پھر اللہ پاک نے مجھے بہت مضبوط سہارے دئے۔

ابھی ایک چھوٹا بیٹا زیرِ تعلیم ہی تھا کہ اللہ نے میرے زندگی کے ساتھی کو جس پر مجھے اپنے آپ سے بھی زیادہ بھروسہ تھا جو صبح شام میری تربیت کرتا تھا، مشکل اور آسان راہوں کی پہچان کرواتا تھا وہی میرا ساتھ چھوڑ کر چلا گیا۔ سامی صاحب کی وفات کے دو سال بعد چھوٹے بیٹے کی بھی شادی ہو گئی۔ الحمدللہ بہو بہت اچھی ملی، میں اب اپنے چھوٹے بیٹے اور بہو کے ساتھ رہ رہی ہوں۔ وہ بہت مشکل وقت تھا

لیکن اللہ پاک کبھی اپنے بندوں کو اکیلے نہیں چھوڑتا میرے، بچوں نے میرا ساتھ دیا۔اس دور کی ساری اجنبی راہوں پر وہی میرا سہارا بنا۔سامی صاحب لکھاری تھے میَں نے اُن کو لکھتے دیکھا تھا لیکن کبھی میں نے کمپیوٹر استعمال نہیں کیا تھا نہ ہی مجھے لکھنا آتا تھا میری تعلیم چھ سات جماعت سے آگے نہیں تھی کبھی زندگی میں سکول میں پاس ہونا مجھے یاد نہیں ہاں ناول رسالے وغیرہ کا شوق تھا جو میری زندگی بھر رہا اور آج بھی ہے۔میرے بچوں نے مجھے کمپیوٹر پر لکھنا سکھایا میری بہو عروج نے مجھے ایک کمپیوٹر کورس کروایا اور میں نے بھی اللہ پاک سے مدد مانگی کے پاک پروردگار مجھے محتاج اور بے آسرا نہ بنانا بلکہ میں اپنے آپ کو مصروف رکھنا چاہتی تھی اور اللہ پاک کی دی ہوئی زندگی کو کسی اچھے کام میں لگانا چاہتی تھی۔اللہ نے میری مدد فرمائی ہر قدم پر بہترین لوگ دیے اپنوں نے اور سب ملنے والے پیاروں نے مجھے میرے دُکھ سے نکال کر اپنی زندگی کو چلانے کے لئے خود کفیل بنا دیا میرا ہاتھ تھام کر مجھے جینے کا سہارا دیا۔۔الحمدللہ۔اب میں قریباً بیس بائیس سال سے کمپیوٹر استعمال کر رہی ہوں۔اپنے دل کے جذبات لکھتی ہوں بہت سے پیاروں کے لئے ٹائپنگ کا کام کرتی ہوں اب مجھے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اردو انگریزی اور عربی لکھنے میں کوئی دشواری نہیں۔الحمدللہ

مَیں اللہ پاک کی تمام نعمتوں کا شکر ادا کرتی ہوں۔

ایک مزیدار واقعہ آپ سب کے ساتھ شیئر کر لیتی ہوں۔آپ کو اچھا لگے گا:۔

امریکہ سے ایک بہت ہی معزز مہمان کی آمد پر اُن کے اعزاز میں ہماری کچھ بہت اچھی پڑھی لکھی قابل ممبران نے ایک خوبصورت شام منانے کا انتظام کیا جس میں سب ہی انتہائی اعلیٰ درجہ کی تعلیم یافتہ خواتین تھیں۔وہاں مجھ جیسی کو بھی بلا وا آ گیا۔کیونکہ میں اُن میں سے اکثر کے مضامین کی اردو ٹائپنگ پر کام کرتی ہوں۔مَیں تو دل میں بہت ڈری کہ اتنے پڑھے لکھوں میں میرا کیا کام لیکن پھر بھی اُن سب کی محبت کی وجہ سے جانے کا پروگرام بنالیا۔بہت خوبصورت اور علمی قسم کی محفل تھی سب کو اور مجھے بھی مزا آیا محفل کے آخر میں میزبان خاتون خانہ نے ایک فولڈر پین کے ساتھ ایک ایک کو گزارش کی کہ سب اپنے اپنے خیالات کا اظہار کریں کہ یہ آج کی محفل آپ کو کیسی لگی، باری باری سب اپنے اپنے خیالات کا اظہار لکھ رہے تھے جب پین اور فولڈر میرے پاس آیا میری تو جان ہی نکل گئی اتنے مہذب مہمانوں کے سامنے شرمندگی کہ مجھے تو قلم سے لکھنا ہی نہیں آتا اور ایک دم سے میں نے اپنی شرمندگی کو چھپاتے ہوئے معذرت کی کہ میں سوچے سمجھے بنا قلم سے تو بالکل نہیں لکھ سکتی سب حیران تھیں کہ آپ نے دو کتابیں لکھیں ہر روز تقریباً آپ کا کوئی نہ کوئی آرٹیکل چھپ جاتا ہے تو آپ کیسے کہہ سکتی ہیں کہ آپ کو لکھنا نہیں آتا شرمندہ تو بہت تھی مگر حقیقت تھی۔مجھ سے لکھوانے والی نے بہت اچھا مجھے سنبھالا اور کہا ٹھیک ہے آنٹی آپ ہماری آج سے ڈیجٹل آنٹی ہوگئیں ہیں۔ہاں تو کوئی میرا امتحان لینا چاہے کہ یہ لو قلم یا پین اور اپنا نام یا کوئی بھی اردو انگریزی یا کچھ بھی لکھو تو میں فیل ہو جاؤں گی کیونکہ میں ہاتھ سے آج بھی اپنا نام یا سائن کرتی ہوں تو سو بار سوچتی ہوں لکھتے لکھتے غلط کر جاتی ہوں۔ جی ہاں یہ ہی میری اصلیت اور قابلیت ہے۔

پھر بھی میں اپنے اللہ پاک کی تمام نعمتوں کا شکر ادا کرتی ہوں

ویسے تو میَں نے سامی صاحب کی زندگی میں بھی بے شمار ہوائی سفر کئے ہیں اور زیادہ تر اکیلے ہی کئے۔پاکستان میں بیٹوں کی شادیاں کیں اس کی تفصیل بہت بار لکھ چکی ہیں اس لئے کہہ سکتی ہوں کہ سامی صاحب نے مجھے بہت بااختیار بنایا،خود اعتمادی دی مجھ پر بہت بھروسہ کیا ہمیشہ کہنا یہی ہوتا تھا کہ یہ کام تم مجھ سے زیادہ اچھے طریقہ سے کرسکتی ہو۔اللہ جانتا ہے وہ کیوں میری ہر طرح سے ٹرینگ کر رہے تھے۔سو اس طرح الحمدللہ پاکستان میں میرے اپنوں نے میرا بہت ساتھ دیا اور مجھے کامیاب کروایا میرا مان قائم رہا۔الحمدللہ

میں اللہ پاک کی تمام نعمتوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں

جہاں بھی ضرورت پڑی مجھے جانے کی میں گئی۔امریکہ، کینیڈا، ناروے،سویڈن میَں اکیلے ہی سفر پر گئی اُس کی ایک وجہ تو یہ بھی تھی کہ ہم بچوں کو اکیلے نہیں چھوڑتے تھے کسی ایک کا گھر میں رہنا ضروری ہوتا تھا اور دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ ہم اتنا کرایہ Afford بھی نہیں کر سکتے تھے کہ ہم دونوں یا سب فیملی مل کر سفر کریں سامی صاحب جب گئے ایک بار کے علاوہ اکیلے ہی گئے۔مَیں جب بھی کہیں سفر پر گئی ہوں تو کسی نہ کسی کام کے سلسلے میں ہی سفر کیا اکثر ایک ماہ یا چھ ہفتوں سے زیادہ کہیں نہیں رُکی بچے تقریباً سب ہی چھوٹے تھے بڑے بھی جو تھے سکول کالجوں والے تھے مَیں جب سفر سے واپس آتی تو مجھے یہ ضرور سُننے کو ملتا ہم ابو آپ سے اچھا کھانا بناتے ہیں آپ تو ہمیشہ ایک جیسا ہی کھانا بناتی ہیں

ابو ورائٹی اور مزیدار کھانا بناتے ہیں میرے پاس کیا جواب ہوتا سوائے اِس کے کہ اچھا مَیں جاتی ہوں آپ لوگ رہیں اپنے ابو کے ساتھ۔ کتنا اچھا وقت تھا یہ نوک جھونک سے لطف آتا تھا بچوں کی بات سے ابو پھولے نہیں سماتے تھے کہ میری تعریف ہو رہی ہے۔

اور اب جب سے سامی صاحب اس دنیا میں مجھے تنہا چھوڑ کر چلےگئے ہیں تو کس کا ساتھ اور کہاں کوئی ہم سفر، سفروں کی بھی مجھے چھٹی جب چاہوں جہاں چاہوں ٹکٹ بک کرواؤں اور چلی جاؤں ہر سال میرا ایک رہا کبھی پاکستان، دوبئی، جرمنی، بیلجیم، امریکہ، کینیڈا۔

ایک بہت ہی مبارک سفر حج کا اللہ پاک نے مجھے کرنے کی توفیق عطا فرمائی الحمدللہ۔ غرض ہر سال مختلف ملکوں میں مَیں نے خوب سفر کئے کبھی اپنے لئے اور کبھی دوسروں کے لئے۔ اب جب کہ میری عمر لمبے لمبے سفروں والی نہیں رہی اور الحمدللہ مجھے کوئی مالی مشکلات بھی نہیں کوئی ذمہ داری بھی نہیں آزاد پنچھی ہوں جس ڈال پر بیٹھ جاؤں وہی میرا گھر بن جاتا ہے۔ اب میں جہاز میں کلب کلاس کا ٹکٹ لیتی ہوں۔ کوئی بچہ ہم سفر بھی بن جاتا ہے۔ الحمدللہ۔

مَیں اللہ پاک کی ہر ایک نعمت کا شکر ادا کرتی ہوں۔

ایک عرصے سے میرے زیادہ تر سفر کینیڈا کے ہی ہوتے ہیں سال بعد جاؤں یا دو سال بعد کینیڈا ہی جانا ہوتا ہے بلال بھی چھ سات سال سے بیلجیم سے کینیڈا چلا گیا تو اب باقی دنیا کے سفر ختم ہو گئے جرمنی میں بہن تھی وہ بھی اللہ کو پیاری ہوگئی۔ کینیڈا جاتی ہوں تو دو تین ماہ اس بار تو پانچ ماہ رہ کر آئی ہوں۔ بہت اچھا لگتا ہے وہاں جانا دونوں بیٹے بہوئیں اور میرے پوتے پوتیاں بے حد پیار کرتے ہیں۔ منیر کے گھر رہوں تو قریباً ہر روز ہی شام کو باہر چائے والے سے چائے پینے یا سیر کے لئے یا بڑے بڑے شاپنگ مال میں جانا ہوتا۔ شازیہ میری بہو جو میری طرح شاپنگ کی بے حد شوقین ہے مجھے بھی زبردستی کوئی نہ کوئی چیز لے کر دینی اُس کا پیار بھی ہے اور شوق بھی ہے۔ جیسے خود وہ کپڑے پہنتی ہے ویسے ہی تقریباً میرے لئے پسند کرتی ہے جو کہ اب میری عمر کے لحاظ سے تھوڑے مناسب نہیں لگتے لیکن وہ مجھے پہناتی ہے اور مَیں اُس کی بات مان بھی لیتی ہوں کیونکہ مجھے خود بھی اچھا لباس پہننا پسند ہے۔ لیکن اس بار اُس نے مجھ پر رحم کیا لیکن بازاروں میں شاپنگ مالز میں اور مناسب کپڑوں اور کارڈیگن کے پھر بھی ڈھیر لگا دئے۔ منیر اور بلال نے پروگرام بنایا ہوا ہے کہ جب میں نے ایک سے دوسرے گھر جانا ہو تو وہ مڈل میں ایک شاپنگ مالز میں مجھے چھوڑتے ہیں اور دوسرا وہاں سے مجھے وصول کر لیتا ہے منیر کے ساتھ جاؤں تو بڑی بڑی موٹر وے سے جانا ہوتا ہے۔ جیسے ہی بلال کی گاڑی میں بیٹھ جاؤں تو وہ ہمیشہ مجھے کنٹری سائڈ سے لے کر جاتا ہے جس سے بہت ہی خوبصورت نظارے دیکھنے کو ملتے ہیں خوبصورت بل کھاتی اُونچی نیچی سڑکیں، سڑکوں کی سائڈ پر بہت دلفریب مناظر خوبصورت درخت ایسی خوبصورتی جس کو الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے ہاں کہہ سکتی ہوں کہ انسانوں نے اپنی محنت اور ایمانداری سے اپنے ملکوں کو جنت بنایا ہوا ہے جس کو دیکھ کر دل خوش ہوتا ہے بلال کے ساتھ اُونچی نیچی بل کھاتی ہوئی سڑکوں سے گزرتے ہوئے سرسبز پہاڑوں پر رنگ برنگے پھولوں کی بہار دیکھ کر اُس کے گھر رہنے جاتی ہوں تو وہاں بھی سب جس پیار اور محبت سے ملتے ہیں میرا دل خوشی سے کھل اُٹھتا ہے۔ مبشرہ بہو رانی جیولری کا کام کرتی ہے جہاں شازیہ میرے کپڑوں اور میک اپ پر اپنی مرضی کرتی ہے یہاں مجھے جیولری سے سجایا جاتا ہے۔ مجھے رنگ برنگے بریسلیٹ اور کانوں کے ٹاپس وغیر بہت پسند ہیں وہ یہاں میرا شوق پورا ہو جاتا ہے ہر قسم ہر رنگ کے بریسلٹ اور ٹاپس کی میرے پاس ورائٹی ہے۔ میرا بیٹا بلال جہاں بھی باہر جائے اکثر وہ مجھے ساتھ ہی لے کر جاتا ہے۔ لیکن میں نا بھی جاؤں تو آتے ہوئے میرے لئے ٹم ہارٹن کافی ضرور آتی ہے اور اکثر صبح کا ناشتہ بھی وہ میرے لئے میری پسند کا ٹم ہارٹن سے ہی لے کر آتا ہے غرض بچے بڑے میری خدمت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ الحمدللہ

الحمدللہ صبح اُٹھتی ہوں اپنا ناشتہ بنا کر اپنے گھر کے گارڈن میں بیٹھ کر ناشتہ کرتی ہوں اور اپنے ربّ کا احسان مانتی ہوں کہ اللہ نے مجھے ایک اور خوبصورت جینے کا دن دیا، شبنم سے بھرا گھاس بہت سرسبز درخت اُن پر چہچہاتے بہت پیارے رنگ برنگے پرندے جو سبز گھاس پر بیٹھ کر میرے سامنے دانہ دُنکا چگتے ہیں اور ناشتہ میں میرا ساتھ دیتے ہیں۔ خوبصورت پھول، بے شمار لگائی ہوئی سبزیاں جو میں خود لگاتی ہوں اور اُن سے کونپلیں نکلتی دیکھ کر اللہ پاک کی حمد گاتی ہوں کہ یا ربّ العلمین! تم نے مجھے کن کن نعمتوں سے نوازا ہوا ہے۔ بس پھر یہی زبان سے نکلتا ہے الحمدللہ اور سجدہ ریز ہوتی ہوں اور ہاتھ اُٹھا کر اپنے تمام بچوں اور پیاروں کے لئے دعا کرتی ہوں اور یہی کہتی ہوں کہ:۔ **یا اللہ! مَیں تیری ہر ایک نعمت کا شکر ادا کرتی ہوں۔**

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ (گزشتہ سے پیوستہ)

(تحریر: محترمہ صفیہ بشیر سامی صاحبہ)

اپنے رب کی ہر ایک نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے محترمہ صفیہ بشیر سامی صاحبہ مزید لکھتی ہیں:۔

کینیڈا میں ہی میرے بہت سے کزن رہتے ہیں چاہے وہ میرے چچا زاد ہوں یا میرے ماموں زاد پورا وقت دعوتوں اور ملنے ملانے میں بہت اچھا وقت گزر جاتا ہے گو کہ اس بار میں نے کینیڈا جانے سے پہلے ہی سب کو منع کر دیا تھا کہ اس بار میں دعوتوں پر نہیں جاؤں گی عمر کے لحاظ سے بہت تھک جاتی ہوں کوشش کرتی ہوں کہ زیادہ شور والی جگہ پر میرا جانا نہ ہی ہو تو بہتر ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس بار دعوتیں نہیں ہوئیں ہوئی تو ہیں مگر کم سب مجھے ویسے ہی ملنے آجاتے تھے۔ الحمدللہ۔ اللہ پاک نے مجھے بہت پیار سے عزت کرنے والے رشتے دار دیے ہیں جو مجھے بے حد پیار اور عزت دیتے ہیں اور میں بھی دل سے ان سب کے پیار کی دل سے قدر کرتی ہوں۔ اور

میں اپنے رب کی ہر ایک نعمت کا شکر ادا کرتی ہوں

اوراب جس ملک نے مجھے گلے لگایا میرے دکھ سکھ میں میرا ساتھ دیا جہاں رہتے ہوئے میری زندگی گزر گئی اور زندگی کی آخری سیڑھی پر کھڑی ہوں اس ملک نے مجھے بہت کچھ دیا یہاں میں نے اپنے شوہر کے ساتھ دکھ سکھ اکٹھے گزارے ہمارے بچے پروان چڑھے ان کی شادیاں ہوئیں پھر سامی صاحب کی وفات کے بعد میری بیوگی جو کہ بہت تکلیف دہ تھی اس کو آسان بنانے میں میرے بچوں نے میرا ساتھ دیا دو بڑے بیٹے یو۔کے چھوڑ کر چلے گئے تو میں اپنے چھوٹے بیٹے عکاشہ اور اس کی بیگم کے ساتھ 23 سال سے رہ رہی ہوں۔

اوراب جس ملک نے مجھے گلے لگایا میرے دکھ سکھ میں میرا ساتھ دیا جہاں رہتے ہوئے میری زندگی گزر گئی اور زندگی کی آخری سیڑھی پر کھڑی ہوں اس ملک نے مجھے بہت کچھ دیا یہاں میں نے اپنے شوہر کے ساتھ دکھ سکھ اکٹھے گزارے ہمارے بچے پروان چڑھے ان کی شادیاں ہوئیں پھر سامی صاحب کی وفات کے بعد میری بیوگی جو کہ بہت تکلیف دہ تھی اس کو آسان بنانے میں میرے
بچوں نے میرا ساتھ دیا دو بڑے بیٹے یو۔کے چھوڑ کر چلے گئے تو میں اپنے چھوٹے بیٹے عکاشہ اور اس کی بیگم کے ساتھ 23 سال سے رہ رہی ہوں۔

میں شاید زندگی بھر بچوں کا یہ احسان نہیں اتار پاؤں گی۔ بے شک میرے بیٹے پر فرض ہے لیکن میرے بیٹے کے ساتھ جس پر فرض یا لازمی بھی نہیں تھا اس بہورانی عروج نے میرے بیٹے کا ہر لحاظ سے ساتھ دیا اور میری ذمہ داریاں بھی اٹھا رہی ہے۔ میرے کہے بغیر میرے کمرہ میں کن کن چیزوں کی اس عمر میں ضرورت ہو سکتی ہے وہ موجود ہے۔

میرے کھانے پینے کا فرض ہر طرح سے اور ہر لحاظ سے میری ضروریات زندگی کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اللہ پاک ان کو جزائے خیر سے نوازے اور ان کی تمام نیکیوں کا ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

میں اپنے رب کی ہر ایک نعمت کا شکر ادا کرتی ہوں

الحمدللہ میری دونوں بیٹیوں نے جتنا ان سے ممکن ہو سکا میری خدمت کرنے میں کمی نہیں کی ظاہر ہے وہ اپنے گھروں میں اپنی فیملی شوہروں اور بچوں کے ساتھ مصروف زندگی گزار رہی ہیں جتنا ممکن ہو سکتا ہے وہ بھی وقت دیتی ہیں۔ الحمدللہ بہت بار سارا کے گھر رہنے بھی چلی جاتی ہوں۔ وہ جانتی ہے کہ مجھے شاپنگ کا بہت شوق ہے لیکن اب چلنا میرے لئے مشکل ہے پھر بھی شاپنگ مال کے سامنے اپنی گاڑی کھڑی کر کے مجھے زبردستی لے کر جاتی ہے۔ بہت بار لبنیٰ بھی مجھے شاپنگ پر لے کر جاتی ہے۔ الحمدللہ۔ جہاں میرے رشتہ داروں بہن بھائیوں اور ملنے والوں دوست احباب نے محبت بھرا سلوک کیا وہاں سب سے زیادہ میں اس ملک کی شکرگزار ہوں جس نے مجھے مالی طور پر خود کفیل کیا اور ہمیشہ بن مانگے بن بتائے مجھے میرے رب نے مجھے دیا مہینہ کب ختم ہوتا ہے اور کب نیا شروع ہوتا ہے میرے بینک میں بغیر بتائے رقم موجود ہوتی ہے الحمدللہ کبھی بیوگی کے ساتھ مالی تکلیف نہیں اٹھانی پڑی۔ جب جہاں دل چاہتا ہے اپنی مرضی سے خرچ کرتی ہوں جس کو جتنا دینا چاہوں دے سکتی ہوں انسان کو اور کیا چاہئے اس زندگی میں جب کہ ان تحفوں کا

کوئی مجھ سے حساب بھی نہیں مانگتا اور اللہ ہے کہ دیتا ہی چلا جاتا ہے۔ الحمدللہ

میں اپنے رب کی ہر ایک نعمت کا شکریہ ادا کرتی ہوں

اللہ پاک نے مجھے باغ و بہار کیا۔ ہماری زندگی کے باغ کو اللہ پاک نے بے حد خوبصورت خوشبودار پھولوں سے سجایا جہاں پیار کرنے والے فرمانبردار پوتے نواسے اور خدمت گزار نواسیاں اور پوتیوں سے میرے گلشن کو مہکتا ہوا چمکدار روشن بنایا۔ الحمدللہ میرے سب ہی پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں میرے دل میں بستے ہیں کہہ نہیں پاتی کہ کون سب سے پیارا ہے اور کون سب سے زیادہ ہینڈسم اور کون سب سے پیاری ہے ایک سے ایک بڑھ کر مجھ سے پیار لیتے ہیں۔ اور اللہ پاک نے مجھے بونس کے طور پر چھ بچوں کی پڑنانی بھی بنا دیا ہے الحمدللہ۔ زندگی میں اور انسان کو کیا چاہئے جب اللہ تعالیٰ کے اتنے کرم ہوں تو بس شکرانے کے طور پر یہی کہہ سکتے ہیں کہ اے اللہ پاک

میں تیری ہر ایک نعمت کا شکر ادا کرتی ہوں

الحمدللہ صبح اٹھتی ہوں اپنا ناشتہ بنا کر اپنے گھر کے گارڈن میں بیٹھ کر ناشتہ کرتی ہوں اور اپنے رب کا احسان مانتی ہوں کہ اللہ نے مجھے ایک اور خوبصورت جینے کا دن دیا۔ شبنم سے بھرا گھاس بہت سرسبز درخت اُن پر چہچہاتے بہت پیارے رنگ برنگے پرندے جو سبز گھاس پر بیٹھ کر میرے سامنے دانہ دنکا چگتے ہیں اور ناشتہ میں میرا ساتھ دیتے ہیں۔ خوبصورت پھول، بے شمار لگائی ہوئی سبزیاں جو میں خود لگاتی ہوں اور ان سے کونپلیں نکلتی دیکھ کر اللہ پاک کی حمد گاتی ہوں کہ یا رب العلمین تم نے مجھے کن کن نعمتوں سے نوازا ہوا ہے۔ بس پھر یہی زبان سے نکلتا ہے الحمدللہ اور سجدہ ریز ہوتی ہوں اور ہاتھ اُٹھا کر اپنے تمام بچوں اور پیاروں کے لئے دعا کرتی ہوں اور یہی کہتی ہوں کہ:۔

یااللہ!

میں تیری ہر ایک نعمت کا شکر ادا کرتی ہوں

بس اب جاتی اور فانی زندگی میں اپنے رب سے یہی دعا اور التجا ہے کہ جہاں اس دنیا میں مجھ پر اتنے کرم کئے ہیں ہر نعمت سے نوازا ہے بس مجھے اب اپنی محبت اور رحمت کی چادر میں لپیٹ لینا۔ میرے جانے انجانے گناہ معاف فرمانا۔ اور میری موت آسان اور ایمان پر کرنا۔ اے اللہ میری آل اولاد کو دین نصیب کرنا اور زندگی میں آسانیاں عطا فرمانا۔ آمین اللھم آمین

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۔ارْجِعِىٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۔فَادْخُلِىْ فِىْ عِبٰدِىْ ۔وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ۔
(سورۃ الفجر آیات 28تا31)

ترجمہ:۔ اے نفس مطمئنہ۔ اپنے رب کی طرف لوٹ جا۔ راضی رہتے ہوئے اور رضا پاتے ہوئے۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

☆☆☆

ناقابل فراموش دو واقعات

تحریر: محترمہ صفیہ بشیر سامی صاحبہ

کینیڈا میرا آنا جانا لگا رہتا ہے، گو کہ اب بہت مشکل ہو گئی ہے کہ اپنی اس آخری عمر میں اتنے لمبے لمبے سفر کروں مگر بچوں اور پوتے پوتیوں کی محبت مجھے کھینچ لاتی ہے۔ سفر کرتے ہوئے بھی کچھ عرصہ بعد دو یا تین ماہ اپنے دوسرے گھر یعنی لندن کے بعد کینیڈا میں خوشیوں بھرے دن گزارتی ہوں۔ ابھی جو موسم گرما جانے والا ہے میرے بیٹے نے مجھے اصرار کر کے اپنے پاس بلا لیا۔ میں اب زیادہ چل پھر نہیں سکتی تھی پھر بھی ایک دن ٹورنٹو کے بہت بڑے شاپنگ مال میں میرا بیٹا مجھے لے گیا کہ ممی چلیں آپ کو ٹم ہارٹنز سے کافی پلوا کر لاتا ہوں اب جب کہ میں ہاتھ میں کبھی کبھار احتیاطاً چھڑی پکڑ لیتی ہوں جس سے حوصلہ رہتا ہے کہ توازن خراب ہوا تو سنبھل جاؤں گی۔ بیٹے نے میرے ہاتھ میں چھڑی پکڑائی اور شاپنگ مال چلے گئے، وہاں مجھے وہ آرام دہ کرسی پر بٹھا کر کافی لینے چلا گیا اور میں کافی کے انتظار میں بیٹھ کر ارد گرد کا نظارہ لینے لگی۔ کیا دیکھتی ہوں آمنے سامنے سے دو بہت ہی شریف النفس بزرگ جن کی عمریں تقریباً 75 یا کچھ زیادہ ہی ہوں گی جن میں ایک صاحب نے عینک لگائی ہوئی اور دوسرے عینک کے بغیر تھے ایک دوسرے پر نظر پڑی اور دونوں بغل گیر ہو گئے اور بغل گیر ہوتے ہوئے رونے لگے اور یقین کریں کہ میں حیران ہو رہی تھی کہ وہ تقریباً پانچ چھ منٹ تک بار بار ایک دوسرے کے گلے لگتے روتے اور ہاتھوں سے ایک دوسرے کی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے رہے، جو صاحب عینک کے بغیر تھے وہ اُن عینک والے

16:00

صاحب کی عینک اُتارتے اور اُن کی آنکھیں اپنے ہاتھ سے صاف کرتے اتنے میں میرا بیٹا کافی لیکر آ گیا میں نے اُس کو بھی یہ جذباتی نظارہ دیکھنے کو کہا کیونکہ وہ میرے سامنے کچھ دور فاصلے پر تھے اور میرے بیٹے کی پشت تھی وہ بار بار مڑ کر نہیں دیکھنا چاہتا تھا مگر میرے وہ سامنے کچھ فاصلے پر تھے پھر وہ دونوں بزرگ پاس ہی سامنے والی کرسیوں پر بیٹھ گئے یہ کوئی 20 سے 25 منٹ تک وہاں بیٹھے بار بار ہاتھوں میں ہاتھ پکڑتے محبت سے ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کبھی پھر بہتی آنکھوں سے ایک دوسرے کی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے۔ ایک دوسرے کے ماتھے پر پیار کرتے بار بار گلے لگتے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ کر پیار کرتے ایک دوسرے کے کندھوں پر محبت بھرا ہاتھ رکھتے۔ میں یہ محبت بھری دوستی دیکھتی رہی پھر ایک صاحب اُٹھے اور ایسے لگا کہ وہ کسی کو تلاش کر رہے ہیں اور چل پڑے جب کہ دوسرے صاحب وہیں کھڑے تھے کہ وہ اُن کے پاس آئے غالباً یہ وہ تھے جن کی تلاش کے لئے وہ صاحب گئے تھے۔ یہ سب وہاں سے چلے گئے جن کو میں اب دور سے دیکھ رہی تھی کہ وہ دونوں اپنی فیملی کے ساتھ ملوا رہے ہیں۔ میرے بیٹے نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا مام اب آپ ان کو چھوڑ دیں اب تو ان کی ملاقاتیں بھی ہو گئی ہیں۔

نہیں نہیں جانتی وہ دو بھائی تھے یا دو دوست تھے وہ کتنی مدت کے بعد ملے یہ بھی نہیں جانتی صرف یہ جانتی ہوں کہ کون کہتا ہے کہ مرد روتے نہیں ہیں۔ میں نے لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے گرد و پیش سے بے نیاز دو بزرگوں کو بہتے آنسوؤں کے ساتھ روتے ہوئے دیکھا اور دیکھتی ہی رہ گئی وہ دو لوگ کون تھے جانے کب سے اُن میں جدائی تھی اور کتنی مدت بعد کیسے اچانک اُن کی ملاقات ہوئی وہ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ اُن کی اس محبت بھری ملاقات سے دور بیٹھی ایک اجنبی معمر خاتون ان کی اس ملاقات کی گرم جوشی کو دیکھ کر آب دیدہ ہے۔ کہاں ہوتی ہے ایسی سچی محبتیں؟ جو سرِ راہ لوگوں کو بھی متاثر کر جاتی ہیں۔ یہ چند الفاظ اُس دوستی کے نام لکھ رہی ہوں جو ٹورنٹو کے ایک شاپنگ مال میں میری آنکھوں نے دیکھی اور اُن کی محبت میرے دل پر گہرا اثر کر گئی۔

"جانے وہ کیسے لوگ تھے جن کے پیار کو پیار ملا؟"

دوسرا واقعہ

اور پھر کینیڈا میں ہی وہ بینچ پر بیٹھی لڑکی جو راہ چلتے مجھ سے محبت بھرا رشتہ بنا گئی اور ساری زندگی کے لئے اپنا اسیر بنا لیا۔ ہوا کچھ یوں کہ میں اپنے بیٹے بلال کے گھر سے دوسرے بیٹے منیر کے گھر جا رہی تھی طے ہوا کہ راستہ میں ایک شاپنگ مال آتا ہے وہاں تک بلال لے جائے گا اور منیر وہاں سے مجھے اپنے ساتھ گھر لے جائے گا۔ (میں مذاقاً کہتی ہوں آپ لوگ میرے ساتھ پارسل پارسل کھیلتے ہیں یعنی دونوں آدھا آدھا راستہ بچا لیتے ہیں)۔ غرض میرا چھوٹا بیٹا بلال مجھے بڑے بیٹے منیر کے حوالے کر کے چلا گیا اور منیر نے کہا آئیں مام ہم کچھ دیر یہاں شاپنگ سینٹر میں بیٹھ کر چائے وغیرہ پی کر چلتے ہیں۔ ہم ماں بیٹا شاپنگ مال میں گئے۔ وہاں ایک بچی نظر آئی جو سر پہ سکارف پہنے بیٹھی ہوئی کچھ کھانا وغیرہ کھا رہی تھی۔ جب ہم چائے پی کر واپس نکلے تو میرے بیٹے نے کہا مام آپ یہاں باہر بینچ پر بیٹھیں میں گاڑی لے کر آتا ہوں۔ میں بینچ پر بیٹھنے لگی تو دیکھا کہ وہی لڑکی پہلے ہی دوسرے بینچ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے السلام علیکم کہا اور پوچھا کہ کیا میں آپ کے پاس آ کر بیٹھ سکتی ہوں؟ وہ بولی میں یہاں کسی سٹور پر کام کرتی ہوں اس وقت میری بریک ہے اس لئے میں یہاں بیٹھی ہوں۔ میں نے جواب دیا جی ہاں کیوں نہیں آئیں میرے پاس بیٹھیں۔ میں نے پوچھا کیا آپ یہاں اکیلی رہتی ہیں؟

کہنے لگی نہیں میں اپنے والدین کے ساتھ رہتی ہوں وہ اور قریب آ کر کہنے لگی مجھے آپ بالکل اپنی دادی جان کی طرح لگی ہیں اور میری دادی ان دنوں پاکستان گئی ہوئی ہیں وہ مجھے بہت یاد آ رہی ہیں میری دادی میری دوست بھی ہیں میں اُن کو بہت یاد کر رہی ہوں۔۔۔۔ اور ایک ہی سانس میں بولی اگر آپ بُرا نہ منائیں تو میں آپ کے گلے لگ سکتی ہوں میں کھڑی ہو گئی اور اس بچی کو اپنے گلے لگایا پیار کیا اور کہا مجھے اپنی دادی ہی سمجھو ویسے بھی الحمدللہ میں اپنے بہت سارے پوتے پوتیوں کی دادی ہوں ایک اور سہی سو بسم اللہ۔ بچی بہت خوش ہو گئی۔ یہ سارا نظارہ میرا بیٹا دور کھڑا دیکھ کر حیران ہو رہا تھا کہ یہ میری ماں کو اتنی بے تکلفی سے گلے لگی ہوئی لڑکی کون ہے وہ میرے قریب آیا تو میں نے اس کو بتایا کہ میں اس بچی کی بھی دادی ہوں۔ میں نے بچی کو پیار کیا اور اپنے بیٹے کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئی جب ہم چل پڑے تو میرے بیٹے نے مجھ سے پوچھا کیا آپ نے اپنی نئی پوتی کا نام اور فون وغیرہ لیا؟ میرا جواب نفی میں تھا کہ اتنی جلدی سب کچھ ہوا اس نے اپنے سٹور جہاں وہ کام کرتی تھی وہ تو بتایا تھا اور میں اُس سٹور کا نام بھی بھول گئی ہوں۔

بس یہ ہے مختصری میری راہ چلتی محبت اور پیار بھری کہانی ہے جو کبھی کبھار قسمت والوں کو ملتی ہے۔ میں اُس بچی کو تو دوبارہ کبھی نہیں مل پاؤں گی نہ ہی جانتی ہوں وہ کون تھی مگر وہ میرے دل میں اپنا گھر بنا گئی ہے۔

☆☆☆